احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۷۲

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۹۳ بدھ ۲۲- ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ، ۳۱- ظہور ۱۳۷۳ ہش ، ۳۱- اگست ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نُور رکھتا ہے

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا فرمایا ہے۔ کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں، تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۶۲)

عطیات برائے غریب اور نادار مریضان

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری، ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید دو ستمبر تا ۹۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

○ "اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

۱۔ حسب سابق امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔

۲۔ دو ستمبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ پڑھا جائے۔

۳۔ جن افراد کے ذمہ جس قدر چندہ باقی ہے اس کی وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین گھر گھر جا کر وصولی کی کوشش کریں۔

۴۔ جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں ان سے معیار کے مطابق وصولی کی جائے۔ اور ٹارگٹ پورا کر کے اپنی جماعت کو خصوصی دعاؤں کا مستحق بنائیں۔

۵۔ مخیر احباب کو صف اول / دوم کے معاونین خصوصی میں شامل کیا جائے۔

۶۔ ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے تعاون کرنے والے احباب کے نام دعا کے لئے دفتر کو بھجوائے جائیں۔

(وکیل المال اول)

خدا سے تعلق پیدا کرنے والا ہلاکت سے بچ جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ حقیقی بات ہے کہ جو اعلیٰ چیز سے تعلق رکھتا ہے وہ خود بھی اعلیٰ ہو جاتا ہے دیکھ لو ایک بڑے دربار میں بعض بڑے بڑے اہلکار نہیں جا سکتے۔ مگر بادشاہ کا چپراسی جا سکتا ہے، تو جب کوئی بڑی چیز سے وابستگی حاصل کرتا ہے تو ضرور ہے کہ اس کی بڑائی بھی ہو اور یہ ایک سچی بات ہے کہ خدا کا ذکر اور نام مٹ نہیں سکتا۔ اس لئے جو شخص خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے وہ بھی مٹ نہیں سکتا۔ یہ ایک علاج ہے اس بات کا کہ ہر ایک چیز کے لئے فنا ہے مگر انسان اس سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق خدا سے ہو جاتا ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ پس اگر تم ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو اس چیز سے تعلق پیدا کرو جس کے لئے ہلاکت نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو خود ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کئے اور دوسروں کو نیک عمل کرنے کی تعلیم دی وہ اس قابل ہو گئے کہ خدا تعالیٰ ان کو بچائے اور قائم رکھے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کے ذریعہ کسی کو ہدایت ہو اس کے نام بھی اس شخص کی ہر نیکی کے بدلہ میں نیکی لکھی جائے گی۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک چلا جاتا ہے کیونکہ پھر اس شخص کے ذریعہ جس شخص کو ہدایت ملے گی اس کی نیکی کے بدلہ میں بھی اس کو نیکی کا بدلہ ملے گا۔ (-) غرض جس کا سہارا خدا پر ہو وہ بڑھے گا اور جس کا سہارا ان چیزوں پر ہو جو ہلاک ہونے والی ہیں۔ وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ پس ہلاکت سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا پر سہارا ہو جو شخص اللہ کے دین اور اس کے ذکر کو پھیلائے وہ بڑھے گا۔

چونکہ انسان کی خواہش ہے کہ وہ قائم رہے اور اس کے نام کو قیام ہو اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ خدا پر سہارا ہو کیونکہ اللہ کی ذات ہی ایک ایسی ذات ہے جس کے لئے ہلاکت نہیں۔ اور جو دوسروں کے سہارے پر قائم نہیں۔ وہ قائم بالذات ہی نہیں بلکہ قیوم بھی ہے کہ جس کے سہارے تمام چیزیں قائم ہیں۔ اس لئے اس سے تعلق پیدا کرو خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مادی چیزوں کے سہاروں کو چھوڑیں اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہمارا بھروسہ ہو۔

(از خطبہ ۲۶۔ جنوری ۱۹۱۷ء)

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳۱- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۳۱- اگست ۱۹۹۴ء

سفر اور دعا

سفر کیا ہے؟ کیا پاکستان سے انگلستان یا امریکہ تک جائیں تو اسے سفر کہتے ہیں یا ربوہ سے کراچی تک یا چلو ربوہ سے لاہور ہی سہی- یقیناً یہ سب سفر ہیں لیکن ہم جاننا چاہتے ہیں کہ سفر ہے کیا؟ گھر سے نکل کر کسی بھی فاصلہ تک جانے کو سفر کہا جا سکتا ہے- یا ایک خاص فاصلہ تک جانا ہی سفر بنتا ہے-

مصیبت یہ ہے کہ سفر کا لفظ ضرورت کے ماتحت اپنے معانی بدل لیتا ہے- آپ روزے کی بات کر رہے ہیں تو سفر کی اور تعریف ہوگی آپ سیر کی بات کر رہے ہیں تو سفر کوئی اور لبادہ اوڑھ لے گا- یوں لگتا ہے کہ اس کی تعریف کو بہت وسیع کرنا ہوگا- اور وہ شائد اس طرح کہ آپ گھر سے نکلیں اور کہیں بھی جائیں تو اسے ایک طرح کا سفر کہہ لیں- انگریزی میں سفر کے سلسلے میں جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اسے کینوے انس Conveyance کہتے ہیں یہ نزدیک کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے اور دور کے لئے بھی- تو گویا کہ سفر نزدیک کا بھی ہو سکتا ہے اور سفر دور کا بھی- گھر سے بازار تک کا بھی اور اپنے ملک سے دوسرے ملک تک کا بھی-

ہمیں سفر کے متعلق اتنی باتیں کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی- لیجئے ہم آپ کو بتا دیتے ہیں- بات یہ ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ سفر میں دعا قبول ہوتی ہے- کوئی سفر پر جانے لگے تو اس سے استدعا کی جاتی ہے کہ ہمارے لئے دعا کیجئے گا- سفر میں دعا قبول ہوتی ہے- ہمیں اس سلسلہ میں خیال آیا کہ دعا تو گھر سے نکلنے کے لئے بھی کی جاتی ہے اس لئے کیوں نہ سفر کی تعریف کو وسیع سے وسیع تر کر کے اس میں دعا کے مفہوم کو شامل کر دیا جائے- دعا اپنے لئے بھی کی جاتی ہے اور دوسروں کے لئے بھی- اور گھر سے نکل کر بازار تک جانے میں بھی تو بہت کچھ ہو سکتا ہے- آپ کی- خدانخواستہ- کسی سے ٹکر ہو سکتی ہے- کسی کی- آپ سے ٹکر ہو سکتی ہے- تو دعا کی ضرورت پیش آئی نا!- اور یہ خواہش دل میں پیدا ہوئی کہ دعا قبول ہو- چونکہ سفر کی دعا کا قبولیت سے خاص تعلق ہے اس لئے آپ اس دوران کی دعا کو سفر ہی کی دعا کہہ لیجئے-

مقصد یہ ساری باتیں کہنے کا یہ ہے کہ ہمیں چلتے پھرتے دعا کرتے رہنا چاہئے اور اس بات کو ذہن میں رکھ کر کہ سفر میں دعا کی قبولیت کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں اپنے اس چلنے پھرنے کو سفر ہی سمجھ لیجئے- آخر کسی لغت میں سفر کی حد تو مقرر نہیں کی گئی- سفر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کو کہتے ہیں تو آیئے ہم اپنے ہر چلنے پھرنے کو سفر سمجھ کر اپنے آپ کو دعا میں مشغول رکھا کریں اور توقع کریں کہ ہماری یہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گی-

سفر اور دعا کو زیادہ سے زیادہ قریب لانے کی کوشش کیجئے-

تم گلا گھونٹ رہے تھے مرا لیکن میں نے
ساری دنیا کے کناروں پہ سنا دی ہر بات
اب بھی آؤ مرے آڑے تو یہ نادانی ہے
رات تو رات ہے کیا دن کو بھی کہہ سکتے ہو رات

ابو الاقبال

○

اگرچہ تیرِ غمِ عشق دل کے پار بھی ہے
وہ سخت جاں ہوں مجھے اُس پہ اختیار بھی ہے

چلیں سنبھل کے رہِ شوق میں وفا کے سفیر
کہ دار بھی اُسی رستے میں کُوئے یار بھی ہے

چڑھا ہوا تھا جو دریا اُتر گیا ہے مگر
ہنوز عمرِ دو روزہ کا کچھ خمار بھی ہے

گذرتے لمحوں نے بخشے مجھے رموز کے پھل
خزاں کے دَور میں اِک خوبیٔ بہار بھی ہے

جو وقت اُس کی معیت میں کٹ گیا ہے نصیرؔ
تھا مختصر سا مگر اتنا پائدار بھی ہے

نصیر احمد خان

○

جانے کب محفلِ جاناں میں رسائی ہوگی
قیدِ تنہائی سے کب میری رہائی ہوگی

چشمِ جاناں بھی تھی نمناک یہ قاصد نے کہا
داستاں اُس نے مری اُن کو سنائی ہوگی

یہ گلے شِکوے تو الفت کے تقاضے ٹھہرے
آپ نے بھی تو کوئی بات بنائی ہوگی

مسکراتے ہوئے کیوں دیکھ رہے ہو مجھکو
تم نے ہی آگ مرے دل میں لگائی ہوگی

آیئے بہر ملاقات، مگر میرے گھر
بیٹھنے کیلئے بس ایک چٹائی ہوگی

شبیرؔ احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرماتے ہیں:-

منشی اروڑا خاں صاحب کا ذکر کرتے ہوئے مجھے ان کا ایک اور واقعہ یاد آگیا جو حضرت امام جماعت الثانی نے بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن بیت مبارک کے اس دروازے پر کسی نے دستک دی جو حضرت صاحب کے گھر کی طرف کھلتا ہے۔ جب حضرت صاحب باہر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ منشی اروڑا خاں صاحب کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک تھیلی ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی کو دیکھ کر انہوں نے بے اختیار رونا شروع کر دیا حتیٰ کہ ان کی ہچکی بندھ گئی۔ آخر جب کچھ طبیعت سنبھلی تو انہوں نے وہ تھیلی حضرت امام جماعت الثانی کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں شدید خواہش تھی کہ میں سونے کی اشرفی حضرت صاحب کی خدمت میں نذر کروں۔ لیکن ایک تو غربت کی وجہ سے اور دوسرے اس وجہ سے کہ جو کچھ بھی تھوڑا بہت جمع ہوتا تھا ہم لوگ بے تابی کے ساتھ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے میری یہ خواہش حضرت صاحب کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی۔ اب یہ چند اشرفیاں میں اس لئے لایا ہوں کہ اگر میں آپ کی خدمت میں نذر پیش نہیں کر سکا تو کم از کم آپ کے فرزند کی خدمت میں ہی پیش کر دوں۔

یہ بظاہر ایک معمولی سا واقعہ نظر آتا ہے۔ لیکن اگر کوئی درد مند دل سے دیکھے تو اس محبت اور عشق کی گہرائی کی ایک ہلکی سی جھلک نظر آسکتی ہے جو رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ سے تھا۔

اس جگہ گو پہلے مضمون کے تسلسل میں تو نہیں لیکن حصول ثواب کی خاطر میں دو ایسی روایات بیان کر رہا ہوں جو براہ راست مجھ سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان فرمائی ہیں۔

○ بیان کیا مجھ سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے کہ ایک روز حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے مکان کے حجرہ میں (یہ حجرہ مغربی جانب بیت الدعا سے ملحق کمرہ ہے) لیٹے ہوئے تھے۔ اور کوئی اس وقت پاس نہ تھا میں کمرے میں داخل ہوئی اور حضرت صاحب کو دبانا شروع کیا۔ یکلخت میں نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب کے جسم میں ارتعاش پیدا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک بجلی کی لہر جسم میں دوڑ رہی ہے۔ آنکھیں بند تھیں اور پیشانی مبارک پر پسینہ کے موٹے موٹے قطرے موتیوں کی طرح ابھر آئے تھے اس کے بعد حضرت صاحب اٹھے اور ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور فرمایا میر صاحب یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب جو اس وقت حضرت صاحب کے مکان کے ایک دوسرے حصہ میں موجود تھے' کو بلاؤ۔ چنانچہ جب حضرت میر صاحب کمرہ میں تشریف لائے تو حضرت صاحب نے وہ کاغذ ان کو دے کر فرمایا کہ اس کو پڑھیں۔ ہمیں یہ اللہ تعالیٰ نے ابھی بتایا ہے "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔" آپ سب جو یہاں بیٹھے ہیں اس نشان کی سچائی کی دلیل ہیں۔ چونکہ منجملہ ان بے شمار نشانوں کے جو ہر روز ہم دیکھ رہے ہیں ہر فرد جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اس بات کی سچائی کا نشان ہے۔

○ بیان کیا مجھ سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے کہ ۱۹۰۷ء یا اوائل ۱۹۰۸ء کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب کسی سفر کی تیاری کر رہے تھے۔ تو مجھ سے بھی فرمایا کہ تم دو نفل پڑھ کر دعا و استخارہ کرو۔ اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ حضرت صاحب کے اس ارشاد پر میں نے عمل کیا اور رات کو خواب میں دیکھا کہ بیت مبارک کے صحن میں حضرت مولوی نور الدین صاحب بیٹھے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ میں ایک لمبی سی کتاب ہے اس کو پڑھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ حضرت صاحب کی پیش خبریاں میرے متعلق ہیں۔(-) اس خواب کے تسلسل میں میں نے یہ بھی دیکھا کہ حضرت اماں جان نیچے کے صحن میں بیٹھی گوشت تقسیم کر رہی ہیں۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ اس وقت مجھے خود اس خواب کی تعبیر معلوم نہ تھی۔ لیکن حضرت صاحب نے مجھ سے خواب سن کر فرمایا کہ دیکھو اپنی والدہ سے اس خواب کا ذکر نہ کرنا۔

اب اس خواب میں ایک طرف حضرت صاحب کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اور آخری سالوں میں خود حضرت صاحب کو کثرت سے وفات کے متعلق خدائی خبریں مل رہی تھیں۔ تو دوسری طرف جماعت میں امامت کے قیام کی طرف اشارہ ہے۔

☆○☆

> خدا تعالیٰ فرماتا ہے ماں باپ سے احسان کرو لیکن ماں باپ سے احسان یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی اور سے ناانصافی کرو کیونکہ کوئی احسان ناانصافی کی بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتا۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

صفیہ بیگم

میرے بچپن کے دن

اپنی کتاب میرے بچپن کے دن میں صفیہ بیگم مزید کہتی ہیں:-

اباجی کے گاؤں اور حمہ سے جو طالب علم قادیان آکر تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے وہ اباجی کے گھر میں ٹھہرتے تھے۔ مردانے میں ان کی رہائش کا انتظام ہوتا تھا ہمیشہ ایک دو طالب علم موجود رہتے۔ ان کو بھی نماز پڑھنے کی تاکید فرماتے۔

ہمارا گھر قادیان کے درمیان میں تھا برسات کا موسم دو اڑھائی ماہ تک رہتا۔ گھر کے ارد گرد آٹھ آٹھ فٹ پانی جمع ہو جاتا۔ لکڑی کی بڑی بڑی گیلیاں جوڑ کر ایک کشتی بنائی جاتی تھی جو صرف چپٹی شکل کی ہوتی تھی۔ اس پر کرسی رکھ دیتے تھے۔ اس کشتی پر صبح اور عشاء کی نماز کے لئے جاتے تھے باقی تین نمازیں دفتر سے جا کر بیت المبارک میں ادا کر لیتے تھے۔ گویا نماز باجماعت ادا کرنے کی اس قدر پابندی تھی کہ آندھی طوفان بارش یا [illegible] نماز بیت المبارک میں ہی پڑھی جاتی تھی۔

جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے گھر کے لڑکوں کو ساتھ لے کر جاتے۔ بچوں اور بڑوں کو ہمیشہ پورا نام لے کر پکارتے تھے۔ لطیف یا حلیم نہیں کہتے تھے۔ جس وقت گھر سے جمعہ کی نماز کے لئے نکلتے کچھ پیسے کھلے کرواتے۔ یعنی چونیاں اٹھنیاں اکٹھی کر کے اپنے پاس رکھتے اور "بیت" جاتے ہوئے راستے میں فقیروں کو خود دیتے اور اپنے ساتھ جانے والے بچوں کو تاکید کرتے کہ صدقہ دیا کرو۔ تاکہ صدقہ خیرات کی اہمیت کا خاص طور پر جمعہ کے دن صدقہ دینے کی اہمیت کا شعور پیدا ہو۔ عام طور پر خاموشی سے پردہ پوشی سے مستحقین کی مدد کرتے رہتے۔ رمضان المبارک کے مہینہ کا بہت احترام فرماتے تقریباً ساری رات جاگتے گھر میں روشنی رہتی بچوں کو بھی جگاتے اور نوافل پڑھاتے۔ بچوں کو رمضان شریف میں قرآن شریف ختم کرنے کے لئے فرماتے اور جو بچہ قرآن مجید ختم کر لیتا اسے ضرور انعام دیتے۔ جو اس وقت ایک یا دو چاندی کے روپے ہوتے تھے۔ رات کا کچھ حصہ بیت میں گذار کر آتے کچھ حصہ گھر میں نماز پڑھتے۔ سحری بہت دیر سے کرتے۔ یعنی جب نماز کا بلاوا شروع ہو جاتا تو کھانا جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے اور جب تک سب محلوں کی بیوت سے نماز کے بلاوے کی آوازیں آتی رہتیں سحری کھاتے۔ گھر میں اگر کوئی بچہ خواب سناتا اور خواب پورا ہو جاتا تو بہت خوش ہوتے۔ سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے انعام بھی دیتے۔ گھر کے سب لوگوں کو یہ بتاتے کہ اس نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اور وہ پورا ہو گیا۔ ہمیشہ یہ فرماتے بچیا جو مانگنا ہے خدا سے مانگا کرو۔ وہ سب کو دینے والا ہے۔ دعا کیا کرو۔ دعائیں مانگنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اگر کسی بچے کی دعا قبول ہو جاتی تو بہت خوش ہوتے۔ میرا بھائی عبد الحلیم جب تیسری جماعت میں تھا ایک دن بیت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور سجدے میں دعا مانگ رہا تھا کہ اے اللہ مجھے امتحان میں پاس کر دے۔ دوسرا نمازی سن رہا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد اس شخص نے ابا جی سے کہا کہ آپ کا نواسہ سجدے میں اپنے پاس ہونے کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ بہت خوش ہوئے اسے بلا کر دعائیں دیں۔ گھر میں بتایا اور جب نتیجہ نکلا اور بھائی پاس ہو گیا تو اباجی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ ہر ایک کو بتاتے کہ عبد الحلیم نے دعا مانگی اور خدا نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ بھائی کے پاؤں تو زمین پر ٹکتے نہیں تھے۔ کسی کا دعا کے لئے کوئی خط آتا تو ہم لوگوں کو بھی کہتے اس شخص کے لئے بھی دعا کرنا۔ گھر میں بڑوں بچوں سب کی صحت کا بہت دھیان رکھتے۔ اگر رات ان کے کان میں کسی کی کھانسی یا چھینک کی آواز آجاتی تو صبح اسے نور ہسپتال لے جاتے۔ دوائی دلواتے گھر آکر بار بار دوائی پینے کی تاکید کر کے جاتے۔ بچوں کو دودھ پینے کی بہت تاکید کرتے۔ اکثر رات کو پوچھتے کوئی بچہ دودھ پئے بغیر تو نہیں سو گیا۔ شام کو جب دودھ دوہنے والا بھینسوں کا دودھ دوہنا شروع کرتا تو اماں جی ہمیں ایک ایک گڑوی (ایک برتن کا نام) ہاتھ میں دیتیں اور ہم بھینس کے پاس جا کر کھڑے ہو جاتے اور نوکر ہر ایک کی گڑوی بھر کے دیتا جاتا اور وہ ہم وہیں پی لیتے۔ گھر میں پھل مٹھائی آتی تو میری والدہ اور اماں جی سے فرماتے بچوں کو جب بھی کوئی پھل یا دوسری نعمت دو تو کہا کرو یہ خدا نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔

بچوں کی ہر جائز خواہش پوری کرنے کی بھرپور کوشش فرماتے تھے۔ ایک دفعہ عید کے موقعہ پر میرے بھائی کی نئی ٹوپی نہ آسکی۔ نئے کپڑے پہن کر اس نے ضد کی کہ ٹوپی بھی نئی پہنوں گا۔ عید کا دن تھا۔ بازار بند تھا۔ اباجی دکان دار کے گھر گئے۔ دکان کھلوائی اور ٹوپی لا کر بھائی کو پہنائی پھر سب مل کر عید کی نماز پڑھنے عید گاہ گئے۔

☆○☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

کسوف وخسوف کا تذکرہ تو جماعت میں ہمیشہ سے گاہے گاہے ہوتا رہا ہے لیکن اس شدت کے ساتھ کبھی نہیں ہوا جس کے ساتھ اب ہوا ہے۔ اس سے پہلے مربی جب جماعت سے متعلق مختلف امور سے افراد جماعت کو آگاہ کرتے تھے تو خسوف کسوف کا بھی ذکر ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ بعض دوستوں نے مجھ سے نائیجیریا میں یہ ذکر سن کے اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ دار قطنی کی کتاب میسر آسکے۔ نائیجیریا میں تو ایسی کتابوں کا ملنا خاصا مشکل بلکہ ناممکن ہے لیکن اس وقت کسی اور جگہ سے بھی یہ کتاب میسر نہ آئی۔ بہر حال مجھے یاد ہے کہ پہلی دفعہ جب اس بات کا ذکر ہوا تو ایک معمر شخص نے جن کی عمر ان دنوں ۷۵ کے پیٹے میں ہوگی کہا کہ جب وہ نوجوان تھے تو یہ کسوف خسوف ظاہر ہوا تھا اور انہوں نے دیگر نوجوان بچوں کے ساتھ مل کر سارے شہر میں اس کا یوں ڈھنڈھورا پیٹا تھا۔ کہ ایک ٹین یعنی پیپا لے لیا اور ایک چھڑی کے ساتھ اسے پیٹتے جاتے تھے اور یہ اعلان کرتے جاتے تھے کہ گرہن لگا ہے۔ انہیں اس بات سے تو واقفیت نہیں تھی کہ اس گرہن کی کیا اہمیت ہے یا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے کبھی گرہن کی طرف توجہ ہی نہ دی ہو لیکن اس گرہن کے موقعہ پر انہوں نے جذبہ کے ساتھ اس کا اعلان کیا۔ ان صاحب کا نام آدم تھا اور وہاں کی زبان میں جس طرح نام بلائے جاتے ہیں انہیں آدمو کہتے تھے۔ (ہو سکتا ہے کہ اس نام کے ساتھ ملتا جلتا کوئی اور نام ہو کیونکہ اس وقت اس کی شہادت کو اتنا اہم نہ سمجھا گیا اور اس لئے ان کا نام بھی یاد رکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی لیکن بہر حال لیگوس کی جماعت کے یہ فرد تھے اور لیگوس کے افراد یقیناً ان کا اصل نام جانتے ہوں گے۔ ان سے یہ بات سن کر کہ میں نے ٹین بجا کر سارے شہر میں اس بات کا اعلان کیا میرے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی۔ کیونکہ پہلے سنا تو ہوا تھا کہ اس طرح گرہن لگا تھا لیکن کسی ایسے شخص سے ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تھا جو کہیں کہ میں نے نہ صرف گرہن دیکھا ہے بلکہ پیپا بجا کر لوگوں کو اس کی اطلاع دی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نامعلوم طور پر ہمارے دل میں خوشی کا ایک جذبہ موجزن تھا۔ ہو سکتا ہے جو کچھ ہم نے علماء سے سن رکھا تھا اس کی وجہ سے ہمارے دل میں یہ خوشی پیدا ہوئی ہو لیکن اب ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ اس خوشی کی وجہ کیا تھی۔ بہر حال پیپا بجا کر سارے شہر میں گرہن کا اعلان کرنا اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔

ایسی ہی بعض اور باتیں بھی وہاں دیکھنے میں آئیں۔ مثلاً ایک نوجوان کو جس کی عمر ۱۲-۱۴- سال ہو گی عربی کی تعلیم کے لئے لیگوس مشن ہاؤس میں بھیجا گیا اس وقت تو اس کا نام موتانا تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس کا اصل نام مرتضیٰ تھا۔ ان دونوں ناموں کے درمیان ایک وقت تک وہ مرتلا بھی کہلاتا رہا لیکن بعد میں مرتضیٰ اور پھر اس کے بعد مرتضیٰ حبیب کیونکہ حبیب اس کے والد کا نام تھا۔ اس نوجوان نے عربی زبان کی تعلیم حاصل کی اور قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا جس کے ساتھ ساتھ بعض احادیث بھی اسے پڑھائی گئیں۔ بعد میں یہی نوجوان ایک بہت بڑے میٹرولوجیکل افسر کی پوسٹ سے ریٹائر ہوئے۔ مجھے ان کے گاؤں (Agbede) جانے کا موقعہ ملا ان کی ساری فیملی سے ملاقات ہوئی۔ جب یہ لیگوس آئے تھے اس وقت جماعت کے رکن نہیں تھے کچھ عرصہ وہاں قیام کے بعد انہوں نے خواہش کی کہ جماعت میں داخل ہو جائیں لیکن محترم امیر صاحب حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے کہا کہ آپ کو جس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے پہلے وہ پوری کریں اور جس طرح آپ یہاں آئے تھے اسی طرح واپس چلے جائیں۔ اگر واپس جانے کے بعد آپ احمدیہ جماعت میں داخل ہونا چاہیں تو یہ آپ کی مرضی ہے آپ کو بخوشی جماعت میں قبول کر لیا جائے گا۔ چنانچہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد جماعت میں داخل ہو گئے۔ اپنے والد صاحب کے متعلق وہ بتایا کرتے تھے کہ انہیں مہدی کی آمد کا بڑا شوق تھا انہوں نے اپنے گھر میں دو تلواریں لٹکائی ہوتی تھیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ جب مہدی آئے گا تو اس ساتھ مل کر ہم جہاد کریں گے۔ لیکن اس نوجوان نے جب احمدیت قبول کی تو آہستہ آہستہ اپنے والد صاحب اور اپنے بھائیوں کو بتانا شروع کیا کہ احمدیت ہے کیا؟ اور ان کی اس دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں وہ سب کے سب احمدی ہو گئے۔ لیکن ان سب کے احمدی ہونے کا پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ مخالفت بڑھ گئی اور لوگوں نے ان کے مکان جلا دئے۔ کہتے ہیں کہ بعض اوقات ایسے حالات اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ انسان کی زندگی اس سے بھی بہتر ہو جائے۔ چنانچہ جب شہر میں ان کے مکانات جلا دئے گئے تو انہوں نے شہر سے باہر ایک رقبہ حاصل کر کے وہاں اپنے مکانات تعمیر کرلئے اور خدا کے فضل سے نہایت خوشحال زندگی بسر کرنے لگے اسی نئے ماحول میں مجھے بھی جاکر ان سب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اس وقت تک ان کے حالات اتنے اچھے ہو چکے تھے کہ وہاں کے بادشاہ نے (وہاں پر مقامی چیف کو بادشاہ ہی کہا جاتا ہے) اپنی بیٹی ان سے بیاہ دی اور اس طرح مخالفت تو بہت حد تک ختم ہو گئی لیکن انہیں اس بات کا ضرور احساس رہا کہ مخالفت کسی وقت بھی بھڑک سکتی ہے اور اسی لئے انہوں نے شہر سے کچھ فاصلے پر کچھ زمین حاصل کر کے وہاں اپنی فیملی کے مکانات تعمیر کرلئے۔

ان کے والد صاحب نے جو دو تلواریں اپنے گھر میں لٹکائی ہوئی تھیں وہ اس بات کی غمازی کرتی تھیں کہ یہ لوگ مہدی کی آمد کا کس قدر شدت سے انتظار کرتے ہیں اور نہ صرف انتظار کرتے ہیں بلکہ اتنی دین دار فیملی تھی کہ اس نے تہیہ کر رکھا تھا کہ جب امام مہدی آئیں گے تو ہم ان کے ساتھ مل کر دوسروں سے مقابلہ کریں گے۔

یہ نوجوان جو تعلیم کے لئے لیگوس آئے تھے انہیں عربی سے اتنا مس ہو گیا کہ میں نے نائیجیریا سے واپسی پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی قصائد جو مجھے فلسطین میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے تحفہ کے طور پر دئے تھے ان کی خدمت میں پیش کر دئے۔ وہ جلسہ سالانہ اور دیگر جلسوں کے موقعہ پر اپنی تقاریر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی اشعار اس روانی کے ساتھ سنایا کرتے تھے کہ میرے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ کاش ہم سب ایسا کر سکیں۔ کم از کم میں تو ایسا کر سکوں۔ دراصل انہوں نے کئی قصائد زبانی یاد کر رکھے تھے۔ اور انہیں اپنی تقاریر میں پیش کرنے کا خوب انداز آتا تھا۔ یہ جذبہ تھا جس کے ماتحت میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قصائد کی کتاب جو مجھے مولانا محمد شریف صاحب نے دی تھی انہیں تحفے کے طور پر پیش کر دی اور مجھے اس بات سے اس لئے خوشی ہوئی کہ جب بھی یہ تقاریر کریں گے اور اس کتاب میں سے اشعار سنایا کریں گے تو خدا نے چاہا تو اس کا کچھ نہ کچھ ثواب مجھے بھی ملے گا۔

پہلے ایک تصویر میں ان کا ذکر آچکا ہے اس لئے اگر الگ کوئی تصویر نہ بھی پیش کی جائے تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر ممکن ہوا تو اس کاغذی ہے پیرہن کی تحریر کے لئے بھی ان کی یا ان کے کسی گروپ کی تصویر پیش کر دی جائے گی۔

دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محمودہ سیفی

ریلوے سٹیشن (لاہور) کی ابتر حالت

چند روز قبل مجھے اپنے بھائی کے استقبال کے لئے لاہور ریلوے سٹیشن جانے کا اتفاق ہوا۔ گاڑی کی آمد کا مقررہ وقت ۹ بجے صبح تھا۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ ہے۔ میں نے بیٹھنے کی غرض سے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں بیٹھنے کا کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ پلیٹ فارم پر موجود صرف دو بینچ تھے اور وہ بھی ٹوٹے ہوئے تھے۔ ایک ایسی جگہ جہاں گاڑیاں کبھی کبھار ہی وقت مقررہ پر آتی جاتی ہوں اور مسافروں کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہو یہ بات باعث حیرانی تھی۔ کئی لوگ ریلوے پلیٹ فارم کے فرش پر ادھر ادھر بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے اور اس بات نے ماحول کو مزید ناخوشگوار بنا دیا تھا۔ ریلوے سٹیشن ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں ہر قسم کے لوگ آتے جاتے ہیں اور ان میں غیر ممالک کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہ جگہ ایسی ہونی چاہئے جس سے ملک کا امیج ایک مثبت رنگ میں پیش کیا جاسکے۔ میں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اعلانات اس طور پر کئے جارہے تھے کہ کسی کے لئے ان کو سمجھنا مشکل تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ ریلوے کے حکام اس قسم کے مسائل کی طرف کماحقہ توجہ دیں گے جو کہ بڑی آسانی سے حل کئے جاسکتے ہیں۔

(دی نیوز انٹرنیشنل ۱۶ اگست ۱۹۹۴ء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا۔ تو (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھانے والے ہونگے جو اتقاء کی صفات میں استحکام اختیار کریں گے۔ جن کا تقویٰ مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہوگا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

۱۰ ہزار بوسنین / پناہ کی کوئی جگہ نہیں

شمالی مغربی بوسنیا کے شہر بہاج سے جانیں بچا کر بھاگنے والے دس ہزار بوسنین باشندے کروشین فوج اور باغی کروشین سرب فوجوں کے درمیان گھر کر رہ گئے ہیں۔ یہ مہاجرین کسمپرسی کے عالم میں ایک سڑک پر رکے ہوئے ہیں جو بارودی سرنگوں سے گھری ہوئی ہے۔ یہ تفاصیل اقوام متحدہ کے امداد فراہم کرنے والے افسران نے بتائی ہیں۔

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے ترجمان مسٹر پیٹر کیسلر نے بتایا ہے کہ یہ انتہائی ڈرامائی صورت حال ہے۔ اور ساتھ ساتھ انتہائی دردناک بھی۔ یہ لوگ بارش اور سردی میں بھیگ رہے ہیں۔ ان کے بارے میں ہمارے شدید ترین خدشات حقیقت بن رہے ہیں۔ دس ہزار افراد دو متحارب فوجوں کے درمیان غیر جانبدار علاقے میں سینڈوچ بن کر رہ گئے ہیں۔ ایک طرف کروشین آرمی ہے اور دوسری طرف بوسنیا کے باغی ہیں۔

ترجمان نے بتایا کہ یہ مہاجرین توراج نامی قصبے میں ٹھہرے ہیں یہ ایک ایسا گاؤں ہے جو ۱۹۹۱ء سے قریباً مکمل تباہ ہو چکا ہے۔ یہ لوگ جس جگہ پھنسے ہوئے ہیں وہ قریباً دو کلو میٹر لمبی ایک سڑک ہے اور کچھ دیگر علاقہ ہے جو بعض جگہوں پر ۴ کلو میٹر تک چوڑا ہے۔ اس سڑک کے اطراف میں بارودی سرنگیں بچھی ہیں۔ اور تباہ حال گھروں میں ایسے بم بھی پڑے ہیں جو پھٹ نہیں سکے۔

یہ مہاجرین ویلیکا کلادوسا کے علاقے سے بھاگ کر آئے ہیں جو کچھ عرصہ قبل باغی مسلم لیڈر فکری عابد کا مرکز تھا اور جس کو گزشتہ ہفتے بوسنین افواج نے شکست دے کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

مسٹر کیسلر نے بتایا کہ اس جگہ موجود مہاجرین کی تعداد چند گھنٹوں میں تیزی سے بڑھی ہے۔ جمعرات کی صبح ان کی تعداد دو ہزار تین سو تھی جبکہ جمعہ کے روز ان کی تعداد ۱۰ ہزار سے بڑھ گئی تھی۔ مہاجرین کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے ان میں خوراک اور پانی کی تقسیم بہت مشکل ہو گئی ہے۔

مہاجرین کی ایک اور تعداد جو سولہ ہزار کے قریب ہے خود ساختہ سرب ریپبلک آف کراجیسا میں مقیم ہے۔ اقوام متحدہ کے افسران کو خوف ہے کہ وہ لوگ بھی کہیں اس طرف کا رخ نہ کر لیں۔

کروشیا مزید مہاجرین کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہے اس کا کہنا ہے کہ وہ پہلے ہی قریباً ۲ لاکھ مہاجرین کا بوجھ اٹھا رہا ہے۔

مسٹر پیٹر کیسلر نے اس ہجرت کا ذمہ دار خود فکری عابد کے ریڈیو کو قرار دیا ہے جو یہ پراپیگنڈہ کر رہا ہے کہ بوسنین مسلمان فوجی فکری عابد کے حامیوں کے گھروں کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور بعض کو گاؤں کے چوک میں پھانسی پر لٹکائے جانے کی افواہیں بھی پھیلا رہے ہیں۔

مسٹر کیسلر نے کہا یہ سب جھوٹا پراپیگنڈہ ہے اقوام متحدہ کے افسران نے اپنے دورے کے دوران ایک بھی تباہ حال گھر نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی قسم کے ظلم و تشدد یا پھانسیوں کی تصدیق ہوئی ہے۔ ایک طرف بوسنین ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں دوسری طرف سربوں نے مزید ۵۵۰ مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال کر بے گھر کر دیا ہے۔ یہ لوگ شمالی مغربی بوسنیا میں مقیم تھے۔ اور اب خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ سرب لوگ ۵ ہزار مزید مسلمان بوسنین کو آئندہ چند ہفتے میں اپنی کارروائی کا نشانہ بنائیں گے۔

تازہ مہاجرین سنکی موسٹ ریجن سے ٹراونک آئے ہیں جہاں بوسنیا کا قبضہ ہے۔ انہوں نے کئی سو جرمن مارک بس کے کرایہ کے طور پر ادا کئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے افسران نے کہا کہ یہ صرف اور صرف نسلی صفائی کا کام ہے اور یہ لوگ اپنی رضامندی سے نہیں بھاگے۔ مسلسل دو سال تک ان لوگوں نے خوف و ہراس میں زندگی بسر کی ہے۔

☆ O ☆

ملائیشیا کی مسلم تنظیم

ملائیشیا کی حکومت نے مسلم انتہاپسندوں کی تنظیم الارقم کے خلاف پولیس کو وسیع پیمانے پر کارروائی کرنے کی ہدایت کی ہے اور اسلامی عدالتوں میں ان کے خلاف مقدمات درج کئے جا رہے ہیں۔ وزیر داخلہ کا یہ حکم ۵۔ اگست سے اس فیصلے کا تسلسل ہے جس میں اس تنظیم پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ یہ پابندی حکومتی سرپرستی میں قائم فتویٰ کونسل کی سفارش پر لگائی گئی تھی۔ فتویٰ کونسل ملک میں سب سے بڑا اسلامی ادارہ شمار کیا جاتا ہے۔

حکومت کو شبہ ہے کہ اس تنظیم کی سرگرمیوں سے ملک کی ملائی مسلمان آبادی میں انتشار پیدا ہو گا۔

الارقم کے افسران نے بتایا ہے کہ اس پولیس ایکشن کے اعلان کے چند گھنٹوں کے اندر اندر تنظیم کے ان پانچ افراد کو گرفتار کر لیا گیا جو ایک پولیس سٹیشن میں ایک شکایت درج کروانے گئے تھے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ الارقم کی سرگرمیاں ملک میں امن و امان کی صورت حال کو خطرہ میں ڈالنے والی تھیں۔ اب پولیس کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اس تنظیم کا جو بھی رکن اسلامی تعلیمات کے خلاف پرچار کرتا ہوا پایا گیا اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔ پولیس کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تنظیم کی ۴۷ شاخوں اور ۲۳ سکولوں کو بند کر دے اور ان کے اثاثے ضبط کر لے۔

یہ تنظیم کئی سالوں سے پرامن انداز میں کام کر رہی تھی لیکن اس نے اس وقت شہرت حاصل کی جب اس کے لیڈر اشاری محمد نے اعلان کیا کہ اس نے حضرت نبی کریم ﷺ سے گفتگو کی ہے۔

☆ O ☆

شمالی کوریا میں پمفلٹوں کی تقسیم

شمالی کوریا کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ اس کے دارالحکومت پیانگ یانگ میں جو پمفلٹ تقسیم کیا گیا ہے جس میں شمالی کوریا کے سربراہ کم جانگ ال کی حکومت کو ختم کرنے کی تلقین کی گئی ہے 'یہ جنوبی کوریا کا کام ہے۔ اس اعلان سے شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے درمیان مفاہمت کے امکانات کو سخت دھچکا لگا ہے۔ یہ پمفلٹ ہوا میں اڑتے پھر رہے تھے۔ شمالی کوریا نے کہا ہے کہ یہ اس کے ملک کے اندرونی مایوس عناصر کا کام ہے۔

حکومت نے کہا ہے کہ شمالی کوریا کے عوام پوری طرح متحد ہیں اور ایک جان ہیں وہ چاہے پارٹی (کمیونسٹ پارٹی) میں شامل ہوں یا اس سے باہر ہوں۔ اس کے علاوہ سب شہریوں کے سیاسی حقوق اور آزادیوں کی پوری ضمانت حاصل ہے۔

بعض مغربی سفارت کاروں نے بتایا ہے کہ ان پمفلٹوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ ملک کے آنجہانی صدر کم ال سنگ کی وفات کے بعد ملک میں اقتدار کی کشمکش جاری ہے۔ کم ال سنگ ۸۔ جولائی کو وفات پا گئے تھے۔

مسٹر کم جانگ ال آنجہانی صدر کے سب سے بڑے بیٹے ہیں اور ان کے جانشین ہیں تاہم شمالی کوریا کی حکومت کی طرف سے ان کی جانشینی کے بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔

جنوبی کوریا کے کھیلوں کے افسران نے کہا ہے کہ شمالی کوریا نے علاقائی سطح پر ہونے والے منی اولمپکس کے انعقاد سے جو انکار کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں سیاسی استحکام موجود نہیں ہے۔ شمالی کوریا کی حکومت نے کہا تھا کہ وہ مشرق بعید کے ممالک کی کھیلوں میں اگلے سال بھرپور حصہ لے گا۔ اس سال ایسا کرنا اس لئے ممکن نہیں کیونکہ کوریا کے علاقے میں (جس میں جنوبی کوریا بھی شامل ہے) استحکام موجود نہیں ہے۔ شمالی کوریا کے دارالحکومت پیانگ یانگ کو ستمبر ۱۹۹۴ء میں ہونے والی مشرق بعید کے ممالک کی کھیلوں کے لئے میزبان مقرر کیا گیا تھا۔ ان کھیلوں کا انعقاد شمالی کوریا میں ہونے والا اپنی قسم کا سب سے بڑا واقعہ تھا۔

جنوبی کوریا کے ایک افسر نے جس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا کہا کہ شمالی کوریا کا کھیلوں کی میزبانی سے انکار اس کی اقتصادی مجبوریوں اور سفارتی طور پر الگ تھلگ رہنے سے ہے۔ تاہم یہ ایک مایوس کن خبر ہے۔

☆ O ☆

جنوبی افریقہ / زرعی اصلاحات

جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے سیاہ فاموں کو سفید فام آبادی نے خلاف انصاف زمینوں کی ملکیت سے محروم رکھا تھا۔ اب جن زرعی اصلاحات کا اعلان کیا گیا ہے یہ جنوبی افریقہ کے سیاسی لیڈروں کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسٹر منڈیلا اپریل میں ملک کے سب سے پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہوئے تھے انہوں نے کہا ہے کہ اب زمینوں کی ملکیت میں سیاہ فام آبادی کو شامل کیا جائے گا۔ ہرارے میں ایک زرعی شو کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاہ فام آدمی جو زمینوں سے محروم ہیں ان کو زمینیں دینے کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

☆ OOO ☆

پیرس / جشن کی تیاریاں

پیرس میں نازی قبضے کے اختتام کی پچاس سالہ سالگرہ منانے کی تیاریوں کے ضمن میں سارے شہر کو خوبصورتی سے سجایا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ فرانس کے علاوہ اس کے اتحادیوں امریکہ کینیڈا اور برطانیہ کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ خوبصورت بینرز لگائے جا رہے ہیں۔ آتشبازی کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ حکومتی عمارات اور ہوٹلوں کو آرائشی اشیاء سے خوبصورتی سے سجایا جا رہا ہے۔

☆ OOO ☆

غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

اخبارات پڑھنے سے ملکی فضاء کا پتہ چلتا ہے۔ ضروری نہیں کہ فضا کی صحیح کیفیت ہی پیش کی گئی ہو یعنی چونکہ خبریں غلط بھی ہوتی ہیں اور درست بھی اس لئے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ جو فضاء پیش کی گئی ہے وہ واقعیت کا رنگ رکھتی ہے لیکن کم از کم یہ تو پتہ چلتا ہے کہ لوگ موجودہ فضاء کے متعلق کن خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

بعض بڑی اچھی باتیں پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے مثلاً صدر مملکت نے گرشتہ روز کہا کہ "قوم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر بھائی چارہ قائم کرے"۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی ملک کے قائم رہنے اور مستحکم ہونے کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ اس کے تمام باشندے بھائیوں کی طرح رہیں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں ایک دوسرے سے رواداری برتیں اور سب مل جل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

صدر مملکت نے اسی سلسلے میں اس بات کا بھی اظہار کیا کہ "انسانیت کو اقتصادی ناہمواری سے نکالنے کے لئے اسوہ حسنہ پر عمل ضروری ہے"۔ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے متعلق یہ فرمائے کہ اسے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ اس کے اسوہ پر عمل کرکے زندگی کو بہتر بنایا جائے تو اس عمل کرنے کے سلسلے میں حدود مقرر نہیں کی جا سکتیں۔ دنیا کا ہر شخص چاہے کسی خیال کا کیوں نہ ہو، کسی ہی مذہب کا کیوں نہ ہو کسی ہی مسلک کا کیوں نہ ہو، اس اسوہ پر چل کر اپنی زندگی کو یقیناً بہتر بنا سکتا ہے۔

محترم صدر مملکت کی یہ بات سونے کے پانی سے لکھی جانے والی ہے اور ساری دنیا کے لئے قابل عمل ہے۔ اس میں نہ کوئی مذہب کی تخصیص ہے، اور نہ کسی مسلک کی۔

اس کے علاوہ ایک اخبار کی کچھ اور سرخیاں دیکھئے۔ مولانا فضل الرحمان صاحب سے منسوب کرکے یہ سرخیاں لگائی گئی ہیں۔

"مودودی کی الگ فقہ ہے، علماء اتفاق نہیں کرتے"

بریلویوں کے کفر کا فتویٰ کیوں دوں قل، فاتحہ، چہلم کی کوئی مذہبی حیثیت نہیں

ایک اور سرخی

"قائد اعظم پیر نہیں سیاستدان تھے۔ ان کے مزار پر جانا ضروری نہیں"

انہیں سے منسوب کی گئی ایک اور سرخی

"قیام پاکستان کے مخالف اس کی حفاظت کی جنگ لڑ رہے ہیں جب کہ مسلم لیگ اس کے مقاصد کو سبوتاژ کر رہی ہے"۔

"۱۹۵۴ء ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے آئین میں اسلام کا نام تک نہ تھا"۔

ایک اور سرخی

"رومان کا تصور غیر شرعی ہے۔ بچوں کے ہیر رانجھا جیسے رومانوی قصے پڑھنے سے ذاتی آوارگی پیدا ہوتی ہے"

"موسیقی اور قوالی بھی شرعاً ناجائز ہے"

ایک اور سرخی

"پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کر دینا چاہئے"

"نورانی اب بھی ہمارے اتحاد کے صدر رہیں۔ جب اجلاس بلائیں گے ہم چلے جائیں گے"

"سمیع الحق جونیئر ہیں۔ سیاسی اختلافات کا انہی سے پوچھیں"۔

"بھٹو عقل کے اعتبار سے انتہائی ذہین لیکن مزاجاً اس کے برعکس تھے۔ بے نظیر کا مزاج تو والد جیسا ہے لیکن صلاحیتوں میں فرق ہے"

یہ تمام سرخیاں اس انٹرویو کے متعلق لگائی گئی ہیں جو مولانا فضل الرحمان صاحب نے جنگ کو دیا تھا۔ اسی قسم کے سیاسی لیڈروں کے بیانات جن حالات اور کیفیات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ ان پر ہمیشہ غور کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

عالمی ہلال احمر (ریڈ کراس) نے جو حال ہی میں رپورٹ شائع کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ "دنیا کے پچاس علاقوں میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ ان علاقوں میں کروڑ بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔ ایک سرنگ تین ڈالر کی پڑتی ہے"۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ

"ہر سال ۲۵ سے ۳۰ کروڑ افراد قدرتی آفات کا شکار ہو جاتے ہیں"

اس رپورٹ کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھئے کہ اس بات کی کس قدر ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ دنیا کو امن عطا کرے۔ ایسا لگتا ہے کہ امن کی باگ ڈور اب انسانوں کے ہاتھ سے چھوٹ چکی ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے امن عطا نہ ہو تو دنیا بربادی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی اور ہلاکت اس کا مقدر بن جائے گا۔ پس ہم سب کا فرض ہے ہم خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں وہ لوگ جو خدا کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے قادر و توانا سمجھتے ہیں اور انہیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ انسانوں کی دعائیں سنتا ہے ان سب کا فرض ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب انسانوں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بھائی بن کر رہ سکیں۔ رواداری برتیں ایک دوسرے کے خیالات اور ان کے مسلک کو برداشت کرنے کی توفیق پائیں۔ دوسروں کی خرابیاں بیان کرنے کی بجائے اپنی اچھائیاں لوگوں کے سامنے لائیں اور لوگوں کو اس بات کی تلقین کریں کہ وہ صحیح طور پر اللہ کے بندے بن کر زندگی گذاریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا گزشتہ ہفتہ کا خطبہ سننے کے بعد کراچی کے ایک اخبار تکبیر کی یہ عبارت پڑھنے کا موقعہ ملا اس عبارت کے مصنف اسی ہفت روزہ اخبار کے مدیر اعلیٰ مولانا صلاح الدین ہیں نے لکھا ہے۔

قوم مہلک عمل سے گذر رہی ہے ابھی سنبھل جانے کا وقت ہے بنیادی مسئلہ شدید ترین اخلاقی بحران ہے۔ باقی تمام مسائل اور برائیاں اسی کے برگ و بار ہیں۔ علماء اخلاقی شعور کی بیداری کے ایک نکاتی پروگرام پر متفق ہو جائیں تو ایک بڑا انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو اس بات کا احساس ہو جائے اور اس کا احساس دلانا از بس ضروری ہے کہ دنیا شدید ترین اخلاقی بحران سے گذر رہی ہے تو ہر شخص کا یہ فرض بنتا ہے خاص طور پر ان لوگوں کا جو اپنے آپ کو مذہبی رہنما کہتے ہیں کہ وہ دنیا کو اس بحران سے نکالیں۔

اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہو۔ جو اس کے حضور گر جاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہو سکتے۔ وہی نہیں بلکہ حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کے بندوں کی اپنی عمر میں سات پشتوں تک کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ یہ ترقی کا گر ہے کہ تم خدا کو کبھی نہ بھولو۔ تم اور تمہاری اولاد پھر اولاد کی اولاد بھی ضائع نہ ہوگی۔ تم اللہ کے حضور پسندیدہ ہو جاؤ۔ خدا اپنے ہر ایک بندے سے وفاداری کرتا ہے کیونکہ فرماتا ہے کہ (۔) جب تک انسان خود اپنے اندر گند اور پلیدی پیدا نہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے انعام و اکرام بند نہیں کرتا۔ جب کبھی تم پر کوئی مصیبت یا ابتلا آئے اور آتے رہیں گے۔ کیونکہ یہ سلسلہ نہ آج تک بند ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ (امامت) خواہ دوسری ہو یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں یا چھٹی۔ ہمیشہ یہ ابتلا آتے رہیں گے۔ اگر ابتلاء نہ آئیں تو پھر خدا کی طاقت کس طرح ظاہر ہوگی ان ابتلاؤں کا علاج صرف یہی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کو یاد رکھو اور اس کے حضور گر کر دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دے گا۔ جن سے تمہارے سب مصائب دور ہو جائیں گے۔ اس گر کے یاد رکھنے والے کے لئے نہ آج دکھ ہے۔ اور نہ آج سے کئی سال بعد ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے خدا اسے تباہ کرے۔

(از خطبہ ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء)

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے یہ مدد اس وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو، بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے۔ مگر نیکی اور بدی کی میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے۔ نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے۔ بدی چونکہ بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب حمد الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہویا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہئے۔ اور سمجھ لینا چاہئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس کا علاج کرنا چاہئے۔ اور وہ علاج کیا ہے۔؟ (گناہوں کی معافی مانگنا)

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا عبداللطیف

مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب

ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ساکن موضع بزرگوال (گجرات سے ۱۴ میل دور ایک موضع ہے) سڑک کے ایک حادثے کے نتیجے میں سر کی چوٹ کی وجہ سے مورخہ ۱۰۔ اگست کو جنرل ہسپتال لاہور میں فوت ہو گئے۔ اسی روز میت بزرگوال لائی گئی جہاں شام کو نماز جنازہ ہوئی اور اس شام کو ربوہ میت پہنچائی گئی۔ آپ موصی تھے لیکن سر دست ۱۱۔ اگست کو شام کے قریب نماز جنازہ کے بعد قبرستان عام میں امانتاً" تدفین ہوئی۔

ڈاکٹر عبداللہ میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے صاحبزادے تھے جنہوں نے پیدل قادیان جا کر ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میاں محمد دین صاحب اس زمانہ میں بزرگوال کے قریبی موضع "بنیاں" میں رہتے تھے۔ وہ دوکاندار تھے۔ تمام سلسلہ کا لٹریچر دوکان پر رکھتے تھے۔ اور ہر وقت دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ اس وقت لاہور میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب میڈیکل کلاس کا امتحان دے رہے تھے۔ انہوں نے ان کی والدہ کو کہا کہ عبداللہ کو نہ بتائیں میں اب آج اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ اسے امتحان دینے دیں۔ ان کے والد صاحب نے دنیا سے رخصتی سے پہلے بیگم کو کہا کہ تم اولاد میں بہت ترقی دیکھو گی۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ کے دو بیٹے اعجاز اللہ خاں (سپین میں سرجن ڈاکٹر) اور اشفاق احمد (ساکن اٹلی) شادی شدہ ہیں۔ اس کے علاوہ تین بیٹیاں ہیں جن میں سے دو بیٹیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے دوسرے بھائی محمد امین صاحب سپین میں جماعت کے اہم رکن ہیں۔ یہ بھی کثیر اولاد رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ہمشیرہ سائرہ بیگم بھی صاحبِ اولاد ہیں یہ سب اولاد مخلص احمدی ہے۔

خاکسار کی ڈاکٹر صاحب سے عرصہ ۲۰ سال رفاقت رہی۔ ڈاکٹر صاحب روحانی اور جسمانی بیماریوں کے ڈاکٹر تھے۔ بزرگوال کے علاقہ میں واقع تمام احمدی آبادیوں سے ان کا گہرا رابطہ تھا۔ سدھ' بورچھ' دولت نگر' کڑیانوالہ' بھلیسر' کیمانہ' گوڑیالہ' ملک پور مرزا' فتح پور' جگہوں سے لوگ بزرگوال میں ان کے کلینک پر حاضری دیتے تھے۔ اور جسمانی اور روحانی فیض حاصل کرتے تھے۔ وہ احمدی اور غیر از جماعت لوگوں میں یکساں احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اور سماجی شخصیت تھے وہ نافع الناس وجود تھے۔ جس وقت کارکنانِ جماعت اور مربیان ان کے پاس پہنچتے وہ فوراً اپنا کلینک بند کر دیتے اور دینی امور میں تعاون کرتے۔ ۷۔ اگست کو بھی ایک مربی صاحب کو کیریانوالہ موٹر سائیکل پر پہنچا کر آ رہے تھے کہ ہسم (گاؤں) کے قریب ایک وین سے ان کے موٹر سائیکل کی ٹکر ہو گئی۔ اور ڈاکٹر صاحب بیہوش ہو گئے۔ اسی بیہوشی میں وفات ہو گئی۔ سپین سے ان کے بھائی امین صاحب اور بیٹے اعجاز احمد ۱۰۔ اگست کو پہنچ گئے تھے۔ اسی طرح دوسرے بیٹے اشفاق احمد اٹلی سے پہنچ گئے تھے۔

ڈاکٹر صاحب ہر سال وقف عارضی پر جایا کرتے تھے۔ عرصہ ۱۰ سال سے خاکسار بھی ان کے ساتھ وقف عارضی میں شریک ہوتا رہا۔ وفات سے چند دن پہلے بھی انہوں نے خاکسار کو خط لکھا۔ کہ اس سال بوجہ سرکاری مصروفیت کے آپ نے میرے ساتھ بہت کم وقت گزارا اور ابھی تک وقف عارضی کے لئے تحریک نہیں کی۔ مجھے آپ کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب ایک پیاری شخصیت تھے۔ ہنستے مسکراتے اور ہر کسی کی مدد کے لئے آمادہ نظر آتے۔ غصے اور بے صبری کی حالت میں انہیں دیکھا نہیں گیا۔ سکون اور اطمینان ان کے چہرے پر دیکھا گیا۔ ان کا گھر جماعت کے لوگوں کے لئے دار الضیافت بنا رہتا تھا۔

کیا اپنے اور کیا غیر سب ان کے اخلاق سے متاثر تھے اور ان کے گن گاتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ روحانی طور پر بھی شفایابی میں کسی طرح کم نہ تھے۔ اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے۔ دن کا کچھ حصہ علاقے کے دوروں میں صرف کرتے تھے۔ ان کے تعلقات نہایت وسیع تھے۔ دو سال قبل سپین میں اپنے بیٹے اعجاز احمد کے پاس گئے جنہوں نے اپنے ہسپتال میں ان کے دل کا بائی پاس آپریشن کیا۔ جس سے ان کی صحت بحال ہو گئی تھی۔ لیکن تقدیر کا لکھا کون جان سکتا تھا۔ البتہ ڈاکٹر صاحب یہی کہتے تھے کہ اب میں نے اللہ کی اس دنیا میں زندگی کی ہر کامیابی دیکھ لی ہے اور میرا وقت معین دو تین سال سے زیادہ نہیں۔ جبکہ ان کی صحت کی ترقی سے ہرگز اس بیان پر یقین کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اشارہ کر دیتا ہے۔ وفات سے پہلے ڈاکٹر صاحب کی حرکات و سکنات میں ایک واضح تبدیلی دیکھی گئی۔ جیسے انہیں بہت جلدی ہے ہر کام کو نپٹا دینا چاہتے ہیں۔ اپنے بھانجے منور احمد کو ایک دن بلایا اور خاندان کا ریکارڈ اور اپنا ذاتی بائیو ڈاٹا دے کر کہا۔ کہ اب اسے تم سنبھالو۔ کام آئے گا۔ پھر شاید میں یہ تمہیں نہ دے سکوں۔ آخری دن سے پہلے اپنی تصویر فریم کروا کر لائے اور کہا یہ یادگار رہے گی۔ حالانکہ اس سے پہلے کبھی انہوں نے کسی تصویر کی طرف توجہ نہیں کی تھی۔ خاکسار کے مکان پر ڈاکٹر صاحب (جولائی کے پہلے عشرے میں) تشریف لائے۔ خلاف معمول سنجیدہ پائے گئے۔ دنیاوی گفتگو چھوڑ دی تھی پورا وقت ایسی باتیں کرتے رہے گویا اب واپس لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ ان کی حالت دیکھ کر میں قدرے چونک گیا تھا۔ لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ اب دوبارہ ان سے ملنا نصیب نہ ہو گا۔

ان کے جانے کا ہر شخص کو صدمہ ہے۔ یہاں ہر دوست کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ لگتا ہے کہ اس دنیا سے جانے والے ڈاکٹر کو برسوں زمانہ روئے گا۔

مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

احباب سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی بخشش کے لئے دعا کریں۔

☆ ○ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سید عبدالحفیظ شاہ صاحب آف جڑانوالہ کی بائیں ٹانگ کا اپریشن چند روز تک سی ایم ایچ لاہور میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد رفیق ناطق صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 93/6-R ضلع بہاولنگر کے پتہ کا اپریشن مورخہ ۲۸-۷-۹۴ کو پی او ایف ہسپتال واہ کینٹ ضلع راولپنڈی میں ہوا۔ جس سے بعض پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہ ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں مگر کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ جو مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ ہیں' بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

قائدین و ناظمین تحریک جدید توجہ فرمائیں

○ قائدین اضلاع و مجالس مورخہ ۲ تا ۹ ستمبر ۹۴ء ہفتہ تحریک جدید منائیں۔ اس ہفتہ میں۔

۱۔ وہ مجالس جن کے وعدہ جات ابھی تک مرکز نہیں پہنچے وہ اس ہفتہ میں وعدہ جات کی فہرستیں دفتر خدام الاحمدیہ بھجوائیں۔

۲۔ ہر مجلس میں تریک جدید کی اہمیت پر تقاریر کروائیں۔

۳۔ معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائیں۔

۴۔ اس ہفتہ میں سیکرٹری صاحب جماعت کے ساتھ تعاون کر کے وصولی کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

۵۔ اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیو کیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ' اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771
04524-211283
فیکس 92-04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- اگست-1994ء
گرمی اور حبس بڑھ گیا ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے گورنر مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سلسلے میں میں پنجاب حکومت سے مایوس اور ناخوش ہوں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی سیرت کانفرنس میں نہ آنے والے وزراء سے میں نمٹ لوں گا۔ یہ بے حسی بے غیرتی اور حضور رسول کریم ﷺ سے بے وفائی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ دینی مدرسوں میں ہتھیاروں کی تربیت دینے والے دین کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کس کو خوش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حبیب اللہ کیس میں اگر تیسین وٹو ملزم ہیں تو جج بدلا جائے کیونکہ وہ ان کے عزیز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مال روڈ پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کرتی ہے دوسرے روز پولیس دس درجن افراد ساتھ لے کر چلتی ہے۔ آئندہ ہتھیاروں کی نمائش برداشت نہیں کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کا بیان جھوٹ کا پلندہ ہے یہ صرف ملک کو بدنام کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا لانگ مارچ کامیاب نہیں ہو گا۔ ۱۷۔ اگست کے ڈرامے کی طرح یہ بھی ناکام ہو گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا غزہ کا دورہ بالآخر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ فلسطینی انتظامیہ نے بتایا ہے کہ اسرائیل اس دورے میں رکاوٹ ڈال رہا ہے جو کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ہونے والے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے رجوع کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم ۵ ستمبر کو مصر کی خاندانی منصوبہ بندی کانفرنس میں شریک ہوں گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ خارجہ اقتصادی اور ایٹمی امور میں حکومت نااہل ثابت ہوئی ہے۔ میں گرفتاریوں سے نہیں جھکوں گا۔ الیکشن ۱۹۹۳ء میں زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے باوجود حکومت سے تعاون کا فیصلہ کیا مگر حکومت نے اسے مختلف رنگ دے دیا ہر سطح پر کرپشن پھیل چکی ہے ہمیں تحریک چلانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ مانچسٹر میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھ پر محاذ آرائی کا الزام لگایا جا رہا ہے لیکن میں حکومتی بدعنوانیوں پر خاموش نہیں رہ سکتا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج سے جھڑپوں میں ۱۷۔ مجاہدین شہید اور ۱۱۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ گھر گھر تلاشیوں کے دوران تشدد سے ایک خاتون سمیت ۳ شہری شہید ہو گئے۔ بارہ مولا کے علاقے کا محاصرہ بدستور جاری ہے۔ بھارتی فوج کی کارروائیوں کے بعد قابض فوج کے خلاف زبردست نعرے بازی کی گئی۔ احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا۔ مجاہدین پر مارٹر گولے بھی پھینکے گئے۔

○ وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو ۱۰۔ ستمبر سے بے گھروں کو مالکانہ حقوق دینے کی مہم شروع کریں گے۔ مہم فیصل آباد سے شروع کی جائے گی پنجاب بھر میں سات ہزار کالونی چکوک میں بے گھر دیہی باشندوں کو بلا معاوضہ مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔

○ اتفاق گروپ کے ۴ جنرل مینجروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے ان میں دو گرفتار ہو گئے ہیں۔ مختلف کمپنیوں کی دستاویزات پر جعلی دستخط کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ مینجروں کی گرفتاری میاں نواز شریف اور ان کے بھائیوں کے خلاف حکمرانوں کی انتقامی کارروائیوں کا حصہ ہے۔

○ امید کی جا رہی ہے کہ اسلام آباد میں ہونے والی اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کشمیر کے بارے پاکستان کی قرارداد منظور کر لے گی۔ عراق۔ مصر اور شام سمیت تمام اسلامی ممالک نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی حمایت کا یقین دلا دیا ہے۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے بھارت کی وہ تجویز مسترد کر دی ہے جس کے تحت کہا گیا ہے کہ ایٹمی حملہ پہلے نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کئے جائیں۔ پاکستان نے کہا ہے کہ ہمارے پاس صرف ایٹمی صلاحیت ہے جبکہ بھارت دھماکہ کر چکا ہے۔ ایٹمی ہتھیار استعمال نہ کرنے کا اعلان بھارت کو کرنا چاہیئے۔

○ بھارت نے روس پر بھی الزام لگا دیا ہے کہ وہ کشمیریوں اور سکھ علیحدگی پسندوں کو اسلحہ دے رہا ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ چھ روزہ دورہ پر ماسکو پہنچ گئے ہیں جہاں پر وہ روسی حکام کو اپنی تشویش سے آگاہ کریں گے۔ اور ملزموں کی باہمی تبدیلی کا معاہدہ کرنے پر بھی زور دیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے برطانیہ کے شہر برمنگھم میں پاکستانیوں کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں کرسی کی نہیں پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہوں بے نظیر نے موٹروے منصوبہ رول بیک کیا۔ جینوا میں کشمیر کی قرارداد واپس لے کر بھارت کو فتح کا موقع دیا۔ موجودہ حکومت ملک کے مقدر کا سودا کر رہی ہے۔ اگر اسے وقت دیا گیا تو وہ ملک کو بھی ختم کر دے گی۔

○ دریائے چناب اور ستلج میں سیلاب کا نیا ریلا آنے سے اوکاڑہ اور چنیوٹ کے نواح میں ۱۴ دیہات کا نام ونشان مٹ گیا ہے ستلج میں اتوار کو رات گئے اچانک سیلاب آیا اور عارف والا اور دیپالپور اور اوکاڑہ کے بیسیوں دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور سینکڑوں مویشی بہہ گئے۔ عارف والا کے قریب نور ارتھ بند میں شگاف پڑ گئے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ چاروں صوبے کالا باغ ڈیم پر اختلاف مل بیٹھ کر ختم کریں۔ اہم منصوبوں کو اختلافات کی بھینٹ چڑھانا افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیت المال کا تمام سرمایہ مستحقین تک پہنچنا چاہیئے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ایٹم بم کے بارے میں نواز شریف کا اعلان کسی حد تک درست ہے انہوں نے کہا کہ میں حکومت اور اپوزیشن میں صلح کرانے کے لئے تیار ہوں۔ ایم کیو ایم کے بارے میں انہوں نے کہا اسے لوگوں کا مینڈیٹ حاصل ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے چوہدری حبیب اللہ کے خلاف مقدمہ خارج کرنے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ حبیب اللہ کے اغوا کا مقدمہ اور موجودہ مقدمہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خلیل الرحمان نے وفاقی شرعی عدالت کے جج کے طور پر حلف اٹھا لیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سرحد آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ نام بدلنے سے منصوبہ نہیں بدلتا ہم کالا باغ ڈیم کی مخالفت کرتے رہیں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں ایڈیشنل ججوں کی تقرری کا عرصہ ختم ہونے کے بعد خالی آسامیوں پر ۸ نئے ججوں کا جلد تقرر کیا جائے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف کے دورہ لندن کے مقاصد واضح نہیں ہو سکے۔ وہ صحافیوں کا سامنا کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ برمنگھم کے جلسہ میں وہ عقبی دروازہ سے کانفرنس ہال میں پہنچے۔ پریس کانفرنس انہوں نے ملتوی کر دی ہے۔

○ نواز شریف نے جہاد کشمیر میں جماعت اسلامی کو امداد دینے کا جو بیان دیا تھا اس کے بعد بھارت نے پاکستان کو دہشت گرد قرار دلوانے کے لئے کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کے بیان کو کاؤنٹر کرنے میں کوتاہی سے کام لیا گیا تو اسے پاکستان کے خلاف ٹھوس ثبوت سمجھا جائے گا۔

بجلی بند رہے گی

○ مورخہ ۳۱۔ اگست ۹۴ء صبح ۶ بجے تا ۱۱ بجے تک
مورخہ یکم ستمبر ۹۴ء صبح ۶ بجے تا ۱۱ بجے تک
(واپڈا ربوہ)

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

ہمارے دواخانہ کا تیار کردہ
مشہور و معروف چورن
اکسیر معدہ
اب بڑی، چھوٹی ڈبی نئی پیکنگ کے علاوہ
منی پیک میں بھی دستیاب ہے
قیمت ۲۵/- ۱۵/- ۱/-
خریدتے وقت تسلی کر لیجئے کہ
'اکسیر معدہ' خورشید یونانی دواخانہ کا بنا ہوا ہے
رجسٹرڈ
مینجر خورشید یونانی دواخانہ
ربوہ فون: 211538

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمند دل
کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ٹیلر بکس اقصیٰ چوک
ربوہ فون: ۹۰۶
● ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۲/۸ گلی ۴۲ اسلام آباد
● ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ
● ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی
فون: ۵۴۸۱۶۹ PP
● ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی
حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس
جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴